# کلاؤڈ برسٹ/بادل کا پھٹنا

کلاؤڈ برسٹ ایسا موسمی واقعہ ہے جس میں محدود علاقے میں بہت ہی کم وقت میں کئی گنا بلکہ کئی سو گنا بارش ایک ساتھ برس پڑے۔اس کے باعث صرف سیلاب نہیں بلکہ لینڈ سلائیڈنگ سمیت مختلف تباہ کاریاں جنم لیتی ہیں۔ بپھرا ہوا پانی بالخصوص پہاڑوں سے آنے والا سیلاب کسی سمندری طوفان سے بھی زیادہ طاقتور بن جاتا ہے جو گاؤں کے گاؤں اُجاڑ دیتا ہے، راستے میں آنیوالی عمارات کو تنکوں کی طرح بکھیر دیتا ہے۔

کلاؤڈ برسٹ کی وجوہات میں موسمی تبدیلی، بڑھتی گرمی اور ماحولیاتی توازن کا بگڑنا شامل ہے۔ عام طور پہاڑی علاقوں میں بادل پھٹنے کے واقعات زیادہ ہوتے ہیں کیونکہ گرم اور مرطوب ہوائیں پہاڑوں سے ٹکرا کر بادلوں تک پہنچتی ہیں اور ٹھنڈی ہواؤں کیساتھ ملکر بارش کا سبب بنتی ہیں۔ جب یہ بوجھ بڑھ جاتا ہے تو بادل ایک ساتھ سارا پانی زمین پر انڈیل دیتے ہیں یعنی جب آسمان سے گھنٹوں میں برسنے والا پانی جب چند منٹوں میں برس پڑے اسے کلاؤڈ برسٹ کہتے ہیں۔

جدید ٹیکنالوجی کے باوجود بھی کلاؤڈ برسٹ کی پیشگوئی کرنا مشکل ہے، کیونکہ یہ مختصر دورانیے میں ہونے والا ایسا واقعہ ہوتا ہے جسے سیٹلائٹ یا موسمی ریڈارز کے ذریعے پکڑا نہیں جاسکتا۔ حال ہی میں کلاؤڈ برسٹ نے خیبر پختونخوا میں تباہی مچادی۔ بادل پھٹ پڑے، بونیر، مانسہرہ، سوات، شانگلہ، بٹگرام، باجوڑ ہر طرف تباہی اور بربادی کی داستان بکھری پڑی ہے۔ پہاڑی علاقوں میں سیلاب نے خوفناک تباہی مچائی اور وجہ ہے کلاؤڈ برسٹ۔

پہاڑی علاقوں میں کلاؤڈ برسٹ ایک خوفناک اور تباہ کن طوفان بن جاتا ہے۔ بادل پھٹنے کا واقعہ اُس وقت پیش آتا ہے جب زمین یا فضا میں موجود بادلوں کے نیچے سے گرم ہوا کی لہر اوپر کی جانب اُٹھتی ہے اور بادل میں موجود بارش کے قطروں کو ساتھ لے جاتی ہے۔اس وجہ سے عام طریقے سے بارش نہیں ہوتی اور نتیجے میں بادلوں میں بخارات کے پانی بننے کا عمل بہت تیز ہو جاتا ہے کیونکہ بارش کے نئے قطرے بنتے ہیں اور پرانے قطرے اپ ڈرافٹ کی وجہ سے واپس بادلوں میں دھکیل دیئے جاتے ہیں۔اس کا نتیجہ طوفانی بارش کی شکل میں نکلتا ہے کیونکہ بادل اتنے پانی کا بوجھ سہار نہیں سکتا، یوں بادلوں کا پانی گویا اس طرح بہتا ہے کہ بالٹی الٹادی گئی ہے۔

کلاوڈ برسٹ کے واقعات ماضی میں پاکستان، بھارت اور آزاد کشمیر سمیت مقبوضہ کشمیر کے پہاڑی علاقوں میں پیش آتے رہے ہیں جہاں کم اونچائی والے مون سون بادل اونچے پہاڑوں سے ٹکرا کر رک جاتے ہیں اور برس پڑتے ہیں۔محکمہ موسمیات کے مطابق اگر کسی علاقے میں ایک گھنٹے میں 200 ملی میٹر بارش ہو جائے تو اسے کلاوڈ برسٹ کہا جاسکتا ہے۔ یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ کلاوڈ برسٹ کے زیادہ تر واقعات پہاڑی علاقوں میں رونما ہوتے ہیں۔

ویکیپیڈیا کے مطابق دنیا بھر میں ہونے والے کلاؤڈ برسٹ کا ریکارڈ درج ذیل ہے۔

| دورانیہ | بارش | مقام | تاریخ |
|---|---|---|---|
| 1 منٹ | 1.5 انچ (38.10 ملی میٹر) | باس-تیر، گواڈیلوپ | 26 نومبر 1970 |
| 5.5 منٹس | 2.43 انچ (61.72 ملی میٹر) | پورٹ بیل، پاناما | 29 نومبر 1911 |
| 15 منٹس | 7.8 انچ (198.12 ملی میٹر) | Plumb Point، جمیکا | 12 مئی 1916 |
| 20 منٹس | 8.1 انچ (205.74 ملی میٹر) | Curtea de Arge، رومانی | 7 جولائی 1947 |
| 40 منٹس | 9.25 انچ (234.95 ملی میٹر) | Guinea، ورجینیا، ریاست ہائے متحدہ | 24 اگست 1906 |
| 1 گھنٹہ | 9.84 انچ (250 ملی میٹر) | لیہہ، لداخ، بھارت | 5 اگست 2010 |
| 1 گھنٹہ | 5.67 انچ (144 ملی میٹر) | پونے، مہاراشٹر، بھارت | 29 ستمبر 2010 |
| 1.5 گھنٹے | 7.15 انچ (182 ملی میٹر) | پونے، مہاراشٹر، بھارت | 4 اکتوبر 2010 |
| 2 گھنٹے | 3.94 انچ (100 ملی میٹر) | پتھوراگڑھ، اتراکھنڈ، بھارت | یکم جولائی 2016 |
| 10 گھنٹے | 24 انچ (610 ملی میٹر) | اسلام آباد، پاکستان | 23 جولائی 2001 |
| 4 گھنٹے | 9.5 انچ (240 ملی میٹر) | کراچی، پاکستان | 18 جولائی 2009 |
| 5 گھنٹے | 15.35 انچ (390 ملی میٹر) | لاپلاتا، بیونس آئرس، ارجنٹائن | 2 اپریل 2013 |
| 10 گھنٹے | 57.00 انچ (1,448 ملی میٹر) | ممبئی، مہاراشٹر، بھارت | 26 جولائی 2005 |
| 13 گھنٹ | 45.03 انچ (1,144 ملی میٹر) | Foc,-Foc رے یونیوں | 8 جنوری 1966 |
| 20 گھنٹے | 91.69 انچ (2,329 ملی میٹر) | GangesDelta، بنگلہ دیش/ بھارت | 8 جنوری 1966 |
| 24 گھنٹے | (mm1,870)inches 73.62 | Cilaos ، رے یونیوں | مارچ 1952 |